دینِ اسلام سے مسلمانوں کی روگردانی

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حق تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں میں جو اس دنیا کو عطا کی گئی ہیں، صرف ''دینِ اسلام'' نعمتِ عظمیٰ ہے۔ امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتحیات والتسلیمات کو اس نعمت سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''ختمِ نبوت'' اور ''سیادتِ انبیاء'' اور رسل کی نعمتِ کبریٰ سے مشرف کیا گیا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں اعلیٰ ترین منصب پر فائز کیا گیا، اسی طرح کتبِ الٰہیہ میں ''قرآن حکیم'' اعلیٰ ترین کتاب ان پر نازل فرمائی گئی اور ظاہر ہے جس امت میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رسول ہوں اور قرآن حکیم جیسی کتاب موجود ہو اور ان دونوں سرچشموں سے جس دین کا خمیر تیار ہوا ہو، وہ دین بھی اعلیٰ ترین دین ہوگا تو ہر حیثیت سے ''دینِ اسلام'' اعلیٰ ترین ہوا اور اس امت کے ذریعہ تمام کائنات کو یہ اعلیٰ ترین نعمت دی گئی ہے اور اسی لیے وحی آسمانی الٰہی ابدی میں یہ اعلان کیا گیا ہے:

''**أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا**''۔ (المائدۃ)

''میں نے آج کے دن تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا ہے اور اپنا احسان بھی پورا کردیا ہے اور صرف اسلام کو تمہارے لیے دین پسند کیا ہے''۔

اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کردیا گیا:

''**وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ**''۔ (آل عمران)

ترجمہ:...... ''اور جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر اور کوئی دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ و برباد ہوگا''۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا: ''**لو کان موسیٰ حیًا لما وسعہ إلا اتباعی**'' ......''اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام (جیسے اولوالعزم پیغمبر) بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے اور اس کے سوا چارۂ کار نہ ہوتا''۔

اور ظاہر ہے کہ آفتابِ عالم تاب کے طلوع کے بعد تاروں کی روشنی تلاش کرنا یا چراغوں سے

نور حاصل کرنا انتہائی غیر معقول حرکت ہے۔لیکن وائے محرومی اتنی بڑی نعمت کے ہوتے بھی آج مسلمان اس کو چھوڑ کر یورپ اور امریکہ و برطانیہ سے روشنی تلاش کررہے ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ، اس نعمتِ کبریٰ کی کتنی بڑی توہین ہے۔اگر دینِ موسوی اور دینِ عیسوی مسیحی اپنی اصلی شکل میں محفوظ بھی ہوتے اور اس پر دنیا عمل بھی کرتی ہوتی تب بھی اسلام آنے کے بعد اس کی طرف توجہ کرنا اسلام کی بڑی تحقیر ہوتی اور جبکہ یہ ادیان تمام تر ''تحریف'' کی نذر ہو چکے ہیں، کوئی آسمانی چیز ان میں محفوظ نہیں رہی، پھر بھی اس کی پیروی بجز ضلالت وحماقت کے اور کیا ہوسکتی ہے؟! معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا، مسلمان نہ صرف دینی شعائر، بلکہ وہ غیر دینی معاشرت کی چیزیں بھی اس قوم سے لے کر اپنا رہے ہیں' جس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہو چکا ہے۔حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانی ان پر لعنت نازل ہو چکی ہے، پھر کاش کہ معاملہ یہیں تک محدود ہوتا، مسلمان قوم نے تو اپنی تمام اسلامی خصوصیات کو یک قلم چھوڑ دیا اور زندگی کے تمام ہی شعبوں میں ان کافروں کی نقالی شروع کررکھی ہے، لباس، پوشاک، خوراک، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، دفتری نظام، گھریلو نظام، تعلیم کا نظام، حتیٰ کہ تمام کے تمام طرزِ معیشت و معاشرت میں ان کی حیرت انگیز نقالی کو اپنے لیے سرمایۂ سعادت وفخر سمجھ لیا ہے، **إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون۔**

اس سے بڑھ کر حق تعالیٰ کی نعمتوں کی کیا تحقیر و تذلیل ہوگی؟ فسق و فجور، لہوولہب، تفریح وعیاشی میں بھی ایسی تقلید کہ عقل حیران ہے، فحاشی وعریانی، فواحش ومنکرات میں انہماک اس درجہ ترقی پر ہے کہ نقل اصل سے بڑھ گئی، یہ تو ہو مسلمانوں کی زندگی اور یہ ہو ان کی تہذیب ومعاشرت، اس پر انتہائی بے حیائی سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ ہم کیوں ذلیل ہیں؟ کیوں خوار ہیں؟ کیوں روز بروز قعرِ مذلت میں گرتے چلے جارہے ہیں؟

باقی یہ کہنا کہ یورپ پر عذابِ الٰہی کیوں نہیں آتا؟ اول تو یہ نظر کا فرق ہے: ''**وإن جھنم لمحیطۃ بالکافرین**'' وہ یقیناً جہنم کے شعلوں میں جل رہے ہیں، ان کے ملک قہرِ الٰہی کی آگ میں پھک رہے ہیں، جس عذاب میں یورپ مبتلا ہے، الامان والحفیظ۔قلب کا سکون جو زندگی کی اصلی روح ہے وہ یورپین ممالک میں سراسر ختم ہو چکا ہے۔تقویٰ وطہارت کی زندگی سے جو قلوب میں نورانیت وطمانیت پیدا ہوتی ہے وہ یکسر ختم ہے، وہ انتہائی حیران و پریشان ہیں، قلب کو منشیات ومسکرات کے استعمال سے عارضی آرام پہنچانے کی کوشش وکاوش میں اپنی زندگیاں ختم کررہے ہیں، گویا قانون کی گرفت سے بچ کر خودکشی کررہے ہیں۔ان ممالک کی تفصیلات اگر ذرا بھی کسی کو معلوم ہو جائیں تو معلوم ہو کہ وہاں پوری زندگی جہنم بن چکی ہے اور اس سے پناہ مانگی جائے اور اگر کسی کو اس نمائشی چہل پہل اور تروتازگی پر کچھ شبہ ہو اور وہ قصداً حقائق سے چشم پوشی کرے تو اس کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ قومیں حق تعالیٰ کے محبوب دین ''اسلام'' سے منکر ومنحرف اور کافر ہیں۔حق تعالیٰ کے قانون عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جب آخرت کی نعمتوں سے ایک قوم سراسر محروم ہو تو دنیا کی نعمتیں تو اسے ملنی چاہئیں، یہی قرآن کہتا ہے، یہی حدیث کہتی ہے۔

دینِ اسلام سے بغاوت اور اس کی سزا

سزا تو باغی قوم کو ملتی ہے، مسلمانوں نے تو اسلام قبول کیا ہے اور پھر اسلام کو چھوڑا ہے جس کے دو ہی محمل ہو سکتے ہیں یا تو وہ باغی ہیں یا منافق ہیں، بغاوت کا جرم بھی انتہائی سخت ہے اور نفاق کا جرم بھی انتہائی شدید ہے، اسی لیے قرآن کریم میں منافقین کے لیے جہنم کا آخری اور سب سے نچلا طبقہ تجویز کیا گیا ہے، گویا کفار سے بہت زیادہ سخت عذاب ان کو ہوگا۔ آج مسلمان قوم بھی یا تو عملی بغاوت میں مبتلا ہے یا پھر شدید نفاق کا شکار ہے۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ مسلمان قوم نے حق تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ کی شدید تحقیر کی ہے جو یقیناً ناقابلِ برداشت جرم ہے، یہ حق تعالیٰ کے دین کا استخفاف، یہ توہین، اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ حلیم نہ ہوتے اور ان کا حلم کارفرما نہ ہوتا تو ایک لمحہ کے لیے بھی ان کو روئے زمین پر رہنے نہ دیا جاتا اور اس صفحۂ ہستی سے اس قوم کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔

بلادِ عربیہ کو دیکھئے! حق تعالیٰ نے ان کو دنیا کی بھی عظیم نعمت نصیب فرمائی، دنیا کے کلیدی مقامات ان کے ہاتھوں میں ہیں، زمینی خزانے ان کے دروازوں پر بہا دیئے ہیں، یورپ وامریکہ ان کے محتاج ہیں، لیکن خالقِ کائنات کی نعمت ''اسلام'' سے انحراف اور دنیا کے سامانِ تعیش میں انہماک کی وجہ سے کس بری طرح یورپ کی گندی زندگی کی نقالی میں مبتلا ہیں اور چھانٹ چھانٹ کر تمام یورپین معاشرے اور تہذیب کی جو غلاظتیں ہیں ان کو اختیار کر رکھا ہے اور حیرت ہے کہ ان کی محنتیں، مشقتیں، جفاکشی وفرض شناسی وغیرہ جو بعض خوبیاں ہیں، ان کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آخر سب عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو گئے ہیں، باوجود عددی کثرت کے قلت میں ہیں، باوجود اسبابِ عزت کی فراوانی کے ذلت میں ہیں، باوجود ثروت وغنا کے فقر وتنگ دستی میں مبتلا ہیں، صرف اس لیے کہ تمام دولت وثروت عیش پرستی وراحت کوشی کے نذر ہو رہی ہے، تازہ بتازہ نیو ماڈل کاروں، یورپین طرز کی عمارتوں اور فرنیچر وسامانِ آرائش میں سارا سرمایہ جھونکا جا رہا ہے، پیرس کو مات کرنے والے ہوٹل اور کلب روز افزوں ہیں، افرنجیت کا ایک بھوت ہے جو دماغوں پر سوار ہو گیا ہے، انہی کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، انہی کے کانوں سے سنتے ہیں، آخر اس کا نتیجہ یہی ہوا نا کہ کروڑوں افراد پر مشتمل عرب آبادی چند مٹھی بھر یہودیوں سے لرزہ براندام ہے۔ مانا کہ یہودی طاقت کے پیچھے امریکہ اور روس کی طاقت ہے، لیکن اگر یہی مسلمان آج حق تعالیٰ کی نصرت پر یقین رکھتے اور آسمانی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے تو آج نقشہ ہی کوئی اور ہوتا اور یہ روزِ بد نہ دیکھنا پڑتا۔ کون سی تنبیہ ہے جو قرآن حکیم نے نہیں کی اور کون سی نصیحت ہے جو خدا ورسول نے نہیں کی، لیکن اس سے استفادہ کے لیے گوشِ عبرت نیوش اور نگاہِ بصیرت افروز چاہیے۔ اگر مسلمان قوم کو اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور یہی خدا فراموش زندگی ہے، یہی بے حیائی ہے، یہی عریانی ہے، یہی اسراف وتبذیر کی شیطانی زندگی ہے، تو خاکم بدہن انہیں اپنی آخری تباہی وبربادی کا انتظام کرنا چاہیے۔ حق تعالیٰ رحمۃ للعالمین کے طفیل اپنی رحمتِ کاملہ سے اپنے عذاب سے بچالے اور ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

www.banuri.edu.pk